وعشرت کو ہمیشہ دور رکھا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اسلام کی جمہوریت ان کے لئے زندہ چیز تھی۔ وہ تکلفات سے دور تھے اور محسوس کرتے تھے کہ ان کی قوت سادگی اور جفاکشی میں ہے اور اگر عربوں نے بھی ایران اور قسطنطنیہ کے محلات کے تعیشات کو قبول کرلیا تو وہ ناکارہ ہوکر تباہ ہوجائیں گے۔ ان کی بارہ برس کی مجموعی حکومت میں روم اور فارس کی ساسانی حکومت نے شکست کھائی۔ یہودیوں' عیسائیوں کے مقدس شہر پران کا قبضہ ہوا اور شام' عراق اور ایران ان کی حکومت کا جزو بن گئے۔ آنحضرت (ﷺ) نے دنیا کی رائج شدہ رسوم اور رواجوں کے خلاف جھنڈا بلند کیا۔ اس مذہب کی سادگی' جمہوریت اور مساوات نے آس پاس کے ملکوں کے جمہور عوام کو بہت متاثر کیا۔ مطلق العنان شہنشاہ' خودسر اور ظالم پیشوا عرصہ سے عوام کو کچل رہے تھے' وہ عوام اس نظام سے تنگ آ گئے تھے اور انقلاب کے لیے بالکل تیار تھے۔ اسلام یہ انقلاب لے کر آیا اور ان کے حق میں نعمت ثابت ہوا کیونکہ اسلام کے ذریعہ سے طرح طرح کا انقلاب ہوا، بہت سی برائیوں کا خاتمہ ہوگیا، اسلام نے اگرچہ کوئی اتنا بڑا سماجی انقلاب تو نہیں برپا کیا کہ امیر غریبوں کو بالکل نہ لوٹ سکیں لیکن اس لوٹ کو اس نے بہت کم کردیا کہ سب ایک عظیم الشان برادری کے فرد ہیں۔ اسلام کو ماننے والے عرب اپنی بیداری کے ابتدائی دور میں جوش ایمانی سے سرشار تھے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اول درجے کے روادار تھے۔ ان کی مذہبی رواداری کی اتنی مثالیں موجود ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا۔ بیت المقدس میں خلیفہ عمر نے اس کا خاص ثبوت دیا۔ اسپین میں عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد تھی، جسے پوری طرح ضمیر کی آزادی حاصل تھی، اگرچہ ہندوستان میں سندھ کے علاوہ کہیں ان کی حکومت نہیں رہی، لیکن ہندوؤں سے اکثر ان کے معاملات رہتے تھے اور بڑے خوشگوار تعلقات رہے، سچی بات پوچھو تو یہ ہے کہ تاریخ کے اس دور کی خاص چیز یہی تھی، عرب مسلمان جتنے روادار تھے، یورپ کے عیسائی اتنے ہی متعصب تھے۔ عہد نبوی کے عربوں میں وہ عجیب وغریب طاقت اور زندگی تھی' جس کا شہنشاہوں کی فوجیں بھی مقابلہ نہ کرسکتی تھیں، وہ اپنے زمانہ میں دنیا کے اندر سرفراز اور سربلند تھے۔ اور جب یہ آسمانی آندھی کی طرح اٹھتے اور طوفان کی طرح بڑھتے تو وقت کے بڑے بڑے بادشاہوں اور فوجوں کے چھکے چھوٹ جاتے تھے۔ یہ عام عرب انسانوں کی بہتری اور سماجی انقلاب کا پیغام لے کر آئے تھے اس لئے سب ان کا خیر مقدم کرتے تھے۔

(بشکریہ ماہنامہ، تدریس القرآن۔ کراچی، اپریل 2006)

☆......☆......☆

گوشہ نسواں

مثالی ماں

تصنیف: مولانا عبدالمجید حنیف ______ تلخیص: ثناء اللہ غلام

دودھ کا بخار: بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کے پستانوں میں دودھ جمع ہونے لگتا ہے۔ اگر دو تین دن دودھ نہ پلایا جائے تو چھاتیوں میں سوزش ہو جاتی ہے، جسے دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

علاج: پیدائش کے چھ سات گھنٹے بعد بچے کو ماں کا دودھ پلانا شروع کر دینا چاہیے۔ جوں جوں بچہ دودھ چوستا ہے پستان کی سختی اور تناؤ کم ہو جاتا ہے، اگر بخار ہو تو فوراً اتر جاتا ہے۔ اگر بچہ پورا دودھ نہ چوس سکے تو زچہ اپنے ہاتھوں سے یا بریسٹ پمپ (Breast Pump) سے دودھ نکال دے۔ کوئی قبض کشا دوائی کھانا چاہیے۔ پستانوں پر گل روغن کی مالش کر کے گرم پانی سے دھوئیں۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو یہ نسخہ بنا کر پلائیں: مغز خربوزہ، گاؤزبان، مکو، سونف ایک ایک تولہ پانی آدھ کلو میں بھگو دیں۔ صبح ابال کر پن چھان کر آدھا صبح آدھا شام ہمراہ شربت بزوری پلائیں۔ (علم الامراض وعلامات از حکیم یاسین)

بچے کے لیے ماں کا پہلا تحفہ:

بچے کے لیے ماں کا دودھ مکمل اور فطری غذا ہے۔ ماں کا دودھ بڑی آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے، معدے کو صاف رکھتا ہے، اور متعدد بیماریوں سے دفاع کی قوت پیدا کرتا ہے۔ دوسرے دودھ ان فوائد سے قاصر ہیں۔ طبی لحاظ سے بھی پیدائش کے بعد ماں کا جسم اپنی اصلی حالت میں اسی صورت میں تیزی سے واپس آتا ہے جب وہ بچے کو اپنا دودھ پلائے۔

دودھ پلانے سے ماں کے پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے یہ درد رحم کے سکڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ماں کا دودھ بچے کے لیے جسمانی، روحانی اور اخلاقی غذا بھی ہے۔ یہ بچے کے قلب وروح، جذبات واحساسات اور اخلاق وکردار پر بھی گہرا اثر ڈالتا ہے۔ یعنی ماں اپنے دودھ کے ساتھ اپنے پاکیزہ خیالات، رجحانات، اعلیٰ جذبات اور پسندیدہ اخلاق بھی بچے کے جسم وجان میں منتقل کرتی ہے۔

ماں کے دودھ میں نہ تو مضر اثرات پہنچ سکتے ہیں نہ جراثیم داخل ہو سکتے ہیں۔ درجہ حرارت بھی مناسب ہوتا ہے۔ قدرتی نفاست اور ذائقہ کی عمدگی پائی جاتی ہے۔

فیڈر اور چوسنی: بچے کو بیمار کرنے میں جو کمال چوسنی کو حاصل ہے وہ کسی اور چیز کو نہیں۔ بچے کو سکون واطمینان دلانے والا یہی کھلونا ان کے پیٹ میں جراثیم کے دخول کا باعث بنتا ہے۔

میو ہسپتال لاہور کے شعبہ امراض اطفال کی پروفیسر کا کہنا ہے: ''چوسنی چوسنے والے بچے کا گلا خراب، حلق اور پھیپھڑوں میں سوزش کی وجہ سے کھانسی اور اسہال رہتا ہے، نیز سامنے کے دانت اور تالو ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔

فیڈر مجبوری کی حالت میں دیا جائے۔ جیسے ہی بچہ پیالی، گلاس یا چمچ کے ساتھ دودھ پی سکے تو پلانا شروع کر دیجیے۔

(علاج نبوی اور جدید سائنس۔ڈاکٹر خالد غزنوی)

شیر خوار بچے روتے کیوں ہیں؟

گود میں آنا چاہے، کوئی بات مرضی کے خلاف ہو جائے یا کوئی چیز لینا چاہے یا بچے کھیلنا کودنا چاہیں پھر انہیں زبردستی لٹا دیا جائے تو رونے لگتے ہیں۔ اکثر بچے دو ہفتے کی عمر میں تقریباً دو گھنٹے روزانہ روتے ہیں۔

ایک ماہ سے تین ماہ کی عمر تک اکثر بچے شام کو تھوڑی دیر ضرور رو لیتے ہیں۔

بھوک: اکثر بچوں کو دو سے تین گھنٹوں کے اندر بھوک لگتی ہے، دودھ دیا جائے تو سکون سے سو جاتے ہیں۔

پیاس: موسم گرما میں اور بخار کی صورت میں جسم سے زیادہ پسینہ خارج ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے بار بار پیاس سے رونے لگتے ہیں۔ تھوڑا سا پانی پلا دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں۔

ضرورت صفائی: نیپکن یا پوتڑا گیلا ہو جائے تو رونے لگتے ہیں۔ نیپکن تبدیل کر دیا جائے تو فوراً چپ ہو جاتے ہیں۔

بعض مائیں اپنی سہولت کی خاطر صبح سے شام تک پیمپر (Pamper) باندھے رکھتی ہیں، کچھ مائیں تو اس انداز سے باندھتی ہیں کہ ٹانگیں چر جاتی ہیں، بے چارہ دونوں ٹانگیں ملا نہیں سکتا، یہ سراسر ظلم ہے۔ ایسی مائیں کبھی خود بھی اس طرح چند گھنٹے باندھ کر تو دیکھیں، چودہ طبق روشن ہو جائیں گے۔

اگر بچے کو دست آ رہے ہوں، اس کے کولہے چھل چکے ہوں یا اس کے جنگاسوں (میل کچیل جمع ہونے والی جگہیں جیسے بغل، ران کا اندرونی حصہ وغیرہ) میں ایگزیما کا اثر ہو اوپر سے پیمپر بندھا ہو تو تکلیف کی شدت سے رونے لگتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ پیمپر کی جگہ سوتی لنگوٹی استعمال کریں اور اسے تبدیل کرتے وقت کوئی ٹھنڈک پہنچانے والی کریم کولہوں پر ضرور لگائیں۔